

مارا گیا بھائی رن میں زینب جائے کھانہ
گھربار لٹاھے بن میں زینب جائے کھانہ
اے بھائی مدینہ جا کے نانا کو میں کیا بتلاؤں
پوشاک تمہاری دونوں یا دروں کے نشان دکھلاؤں
پوچھینگے لوگ وطن میں زینب جائے کھانہ
شبیر نے سر کٹوایا عباس نہر پر سوئے
ہمراہ جسے لائی تھی وہ سارے بہادر کھوئے
اک پھول بچاھے چمن میں زینب جائے کھانہ
اصغر کا کسی کو صدمہ اکبر کا کسی کو غم تھا
قاسم کو کوئی مروتی تھی دولہے کا کہیں ماتم تھا
کھرام تھا مردوزن میں زینب جائے کھانہ
لٹی تھی کہی پہ چادر جھولا تھا کہی پہ خالی
جلتی تھی کہی پہ مسند لاشوکی کہی پامالی
کوئی لاش نہیں تھی کفن میں زینب جائے کھانہ
امان کو سناؤگی میں ان انکھونے دیکھا منظر
تھالال تمہارا تنہا اور چلتے تھے تیغ و خنجر
لاکھو تھے تیر بدن میں زینب جائے کھانہ

دیتا تھا صدائیں اس دم گودی میں سلاؤ امان

ہمت کو برہاؤ میری امداد کو اؤ امان

اب اخیری سانس ہے تن میں زینب جائے کھانہ

سجدے مے جھکی پیشانی اور ائی دعاء ہونٹو پر

سرتن سے جدا ہوتا تھا چلتا تھا لعین کا خنجر

تھے سورج چاند گھن میں زینب جائے کھانہ

گھوڑو سے کچل کر تیرا کیا حال کیا اے بھائی

سوتے رہے تم ریتی پر اور نہ میں کفن دے پائی

جلتا رہا لاشہ رن میں زینب جائے کھانہ

یہ ذکر سنا کر جب بھی برہان ہدی روتے ہے

دھرتی پہ حسامی اس دم املاک جمع ہوتے ہے

اٹھتا ہے شور گگن میں زینب جائے کھانہ